شانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ

29-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین وآسمان کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر دُرُود نہ بھیجے بلند نہیں ہو پاتی۔"

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں　　　اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کے آخری مہینے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے آخری ایام ہیں، عنقریب ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند اپنی روشنی بکھیرے گا اور **نیا اسلامی سال** شروع ہو جائے گا۔ اسلامی سال کے پہلے مہینے مُحَرَّمُ الْحَرَام کو کئی نسبتیں حاصل ہیں، جیسے **اس مہینے** میں حق

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

وباطل کا عظیم معرکہ **"واقعہ کربلا"** پیش آیا،**اسی مہینے** میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اوراس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔**اسی مہینے** میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی "جُودی پہاڑ" پر ٹھہری۔**اسی مہینے** میں حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔**اسی مہینے** میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔(عمدة القاری ،کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء،۸/۲۳۳ملخصاً)ان کے علاوہ اور بھی کئی نسبتیں ہیں لیکن اس کی پہلی تاریخ کو اَمِیْرُالمؤمنین، مُسلمانوں کے عظیم خلیفہ، حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بھی نسبت ہے کہ اسی دن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت ہوئی۔ اسی مناسبت سے آج ہم حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے !سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

حق وصداقت کے امین کا جنّتی محل

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد 2 کے صفحہ 169 پر ہے: اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !مجھے بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنت میں کیا کیا دیکھا؟ دوجہاں کے راج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے عمر بن خطاب! اگر میں تمہارے درمیان اتنا عرصہ رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں (ایک ہزار سال تک) رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات ومشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عمر! جب تم نے مجھے

یہ بول ہی دیا ہے کہ مجھے جنت کی باتیں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (اور وہ یہ ہے کہ) میں نے جنت میں ایک ایسا عالیشان محل دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اس کا اوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں ہے۔؟ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اس محل کی روشنی (Light) تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اس تک کون پہنچے گا اور اس میں کون رہائش اختیار کرے گا؟ تو حضرت جبریل امین نے عرض کیا: **یَسْکُنُھَا وَ یَصِیْرُ اِلَیْھَا مَنْ یَّقُوْلُ الْحَقَّ وَیَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ الْحَقُّ لَمْ یَغْضِبْ وَمَاتَ عَلَی الْحَقِّ** یعنی یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے اور حق بات کی ہدایت دیتا ہے اور جب اسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اس کا حق پر ہی انتقال ہو گا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک کون ہے؟ عرض کیا: **عمر بن خطاب**۔ یہ سُن کر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر رِقَّت طاری ہوگئی اور آپ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت عبد اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ”اس واقعے کے بعد ہم نے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی، حتّٰی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل صحابہ، فضل الفاروق، ۶/۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان بڑی نرالی ہے، آپ کی شان یہ ہے کہ نوری فرشتوں کے سردار، حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی آپ کی شان بیان کرتے نظر آتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں سیکھنے کی بات یہ ہے کہ اپنے فضائل سُن کر بھی اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ عاجزی و اِنکساری کے پیکر رہے اور دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس واقعے کے بعد سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے **چہرے پر کبھی ہنسی نہ آئی**، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔**اے کاش!** سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے صدقے ہمیں بھی حقیقی **عاجزی واِنکساری** نصیب ہو جائے۔

اس میں شک نہیں کہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، آیئے! آپ کی عاجزی بھرا ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

اچانک دو(2) شیر آپہنچے

چنانچہ مَنْقُول ہے کہ ملکِ رُوم کے بادشاہ کا بھیجا ہوا ایک عجمی شخص مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ آیا اور لوگوں سے حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا پتہ پُوچھا، لوگوں نے بتادیا کہ وہ دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں آرام فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔ یہ عجمی شخص ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرّہ (ہنٹر) اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی شخص اِس ارادے سے تلوار کو نیام سے نِکال کر آگے بڑھا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے، اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف ودَہشَت سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ بیدار ہوگئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ عجمی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے ۔ آپ نے اس کی چیخ اور دَہْشَت کا سبب (Reason) دَرْیافت فرمایا تو اس نے سَچ سَچ سارا واقِعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گیا اور اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا برتاؤ فرما کر اس کے قُصُور کو مُعاف کر دیا۔ (ازالۃ الخفاء، فصل رابع، ۴/۱۰۹)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا ان کا محمد مصطفےٰ فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے
مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے
ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین ہیں، ساڑھے بائیس لاکھ مُرَبَّع میل پر تنِ تنہا حکمران ہیں، ہزاروں کی تعداد پر مشتمل فوج کے کمانڈر اور لاکھوں کروڑوں لوگ آپ کے تحت ہیں، آپ اگر چاہتے تو عالی شان مَحلات بنواتے، ان محلات میں ہر طرح کی سہولیات (Facilities) کا انتظام کرتے، ان محلات میں دنیا جہاں کی آرائش و زیبائش جمع کرواتے، ان محلات میں دل فریب سبزہ زار بنواتے، بڑے بڑے باغ تعمیر

کرواتے، خوبصورت پرندے اور دلکش جانور جمع کرواتے، صاف پانی کے عالیشان حوض بنواتے، نوکروں اور غلاموں کی ریل پیل ہوتی، ان محلات میں عالیشان کمرے بنوا کر ان میں ریشم کے قالین اور پردے لگواتے، آرام کرنے کو آرام دہ بستر جماتے اَلْغَرَض! اگر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چاہتے تو عیش و عشرت سے معمور زندگی گزارتے، مگر آپ نے ایسا کچھ نہ کیا بلکہ حال یہ ہے کہ آپ زمین پر ہی آرام فرمارہے ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں کہ جو تمام سہولیات کو ٹھکرا کر عاجزی کا پیکر بنے رہے اور ایک ہم ہیں کہ دولت اور دُنیوی منصب کے نشے میں مدہوش ہوکر نہ جانے کیوں غُرور وتکبُّر کی دَلدَل میں پھنستے جارہے ہیں۔ ہم میں سے ایک تعداد ہے کہ جنہیں کوئی منصب مل جائے، کوئی بڑا عہدہ مل جائے تو پُھولے نہیں سماتے، بعض تو مَعَاذَ اللہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کی پُھوں پھاں (اکڑ) ختم ہی نہیں ہوتی۔

حالانکہ جو دُنیوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتلا کر کے اللہ پاک کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری صفت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ دنیا و آخرت میں ذلیل ورُسوا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو اللہ پاک کے لئے عاجِزی اختیار کرے، اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرمائے گا، وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ پاک اُسے ذلیل کر دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خُود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے اور خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، حدیث: ۵۷۳۴)

ایک اور مقام پر آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ جہنّم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۱۴۸)

تکبر کی علامات و نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تکبُّر ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) باطنی مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُتَکَبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا، جو تَقْوٰی و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ (یعنی دل میں چُھپی ہوئی دُشمنی) بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کے لئے جُھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قَبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے، مُتَکَبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۴۲۳) مزید فرماتے ہیں تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرَکات و سَکَنات سے ہوتا ہے، جیسے (سامنے والے کو گھٹیا اور اپنے آپ کو اس سے اعلیٰ ثابت کرنے کے لیے) منہ بُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گُھورنا، سر کو ایک طرف جُھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اَکَڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گُفتگو سے مثلاً کسی کو یہ کہنا: (تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو)، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو "یوں مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے تکبُّر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض متکبّرین میں اِظہار کے تمام

انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبّرین میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تکبُّر کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں تکبُّر موجود ہو، محض ان چیزوں کو تکبُّر نہیں کہا جاسکتا۔(ماخوذ از احیاء العلوم ، ۳/۴۳۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ "تکبُّر" کی ضروری معلومات اور اس مہلک (یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے بچنے کے طریقوں کو **جاننا بھی فرض** ہے اور ابھی ہم نے سُنا کہ تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اُسے تباہی و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو انسان کو اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ پاک کی عطاؤں پر غور کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کو عاجزی اختیار کرنے اور تکبُّر سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پہلی حکایت میں ہم نے سنا کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام نے اَمِیۡرُ الْمُؤمنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کا وصف یہ بیان فرمایا تھا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ حق بات کرتے ہیں، حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور حق کے ساتھ ہی اس

دنیا سے تشریف لے جائیں گے، واقعی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان یہ تھی کہ آپ کی زبان سے حق ہی نکلتا تھا، آپ حق ہی کی طرف ہدایت دیتے تھے اور حق کے ساتھ ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس سے بڑھ کر آپ کے حق فرمانے کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جس بارے میں کچھ فرما دیتے تو قرآنِ پاک کی آیات اسی مضمون کے ساتھ نازل ہوتیں جو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا ہوتا تھا۔

حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كَانَ عُمَرُ يَرَى الرَّأْيَ فَيَنْزِلُ بِهِ الْقُرْآنُ** یعنی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جب کوئی رائے (Opinion) پیش فرماتے تو اس کے مطابق قرآنِ پاک نازل ہو جاتا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹) جبکہ

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صاحبزادے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ: جب کسی معاملے میں مختلف صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے رائے طلب کی جاتی اور ساتھ ہی میرے والدِ گرامی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی اپنی رائے پیش کرتے تو قرآنِ کریم آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوتا۔ (فضائل الصحابة، و من فضائل عمر بن الخطاب، ۱/۴۱۵، حدیث: ۴۸۸، تاریخ الخلفاء، ص ۹۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی کم و بیش بیس (20) آیاتِ مبارکہ ایسی ہیں جو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے قول یا فعل کی موافقت (Conformity) میں نازل ہوئیں۔ آیئے! ایسی ہی کچھ آیاتِ کریمہ مع شانِ نزول سنتے ہیں:

پہلی آیتِ مبارکہ مقامِ ابراہیم سے متعلق

حدیث کی مشہور کتاب **بخاری شریف** میں حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں ربِّ کریم کی طرف سے میری موافقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: **لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى** یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں (تو کیسا رہے گا؟) تو اللہ پاک نے یہی آیتِ مبارکہ میری تائید میں نازل فرما کر مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی بنانے کا حکم ارشاد فرما دیا: ﴿ **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى** ط (پ ۱، البقرۃ:۱۲۵) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔﴾ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ ۔۔۔الخ، ۱/۱۵۸، حدیث:۴۰۲ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ابھی ہم نے سُنا کہ **مقامِ ابراہیم** کو نماز پڑھنے کی جگہ بنانے کا مشورہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم کا تھا، آپ کی موافقت میں قرآنِ پاک کی آیت نازل ہوئی، جس میں مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی (یعنی نماز کا مقام) بنانے کا حکم موجود تھا۔ **مقامِ ابراہیم کیا ہے؟** کہاں سے آیا، آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

مقامِ ابراہیم کیا ہے؟

مقامِ ابراہیم وہ مبارک پتھر ہے جس پر چڑھ کر اللہ پاک کے پیارے رسول، حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبۃ اللہ شریف کی دیواریں بلند فرمائی تھیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جیسے ہی اس پر اپنے قدم رکھے تو خاص وہ حصہ ربِّ کریم کی قدرتِ کاملہ سے مٹی کی طرح نرم (Soft) ہو گیا اور

آپ کے قدموں کا نقش اس میں ثبت (ظاہر) ہو گیا جبکہ بقیہ حصہ ویسا ہی رہا۔ یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت ہی عظیم معجزہ تھا۔

حضرتِ عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: رکن (حَجَرِ اسود) اور مقامِ ابراہیم جنّت کے یاقُوتوں میں سے دو یاقُوت ہیں، اگر اللہ پاک ان دونوں کا نُور نہ مٹا دیتا تو یہ مشرق و مغرب کی ہر چیز کو روشن کر دیتے۔ (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر...الخ، ۲۴۸/۲، حدیث: ۸۷۹)

مقامِ ابراہیم خانۂ کعبہ سے تقریباً سوا13 میٹر مشرق کی جانب قائم ہے۔ اس پتھر میں ایک قدم مبارک کے نشان کی گہرائی دس سینٹی میٹر اور دوسرے کی نو سینٹی میٹر ہے، ان پتھروں پر اب حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک انگلیوں (Fingers) کے نشانات نہیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداءً یہ پتھر کسی فریم یا بکس وغیرہ میں محفوظ نہیں تھا اور عُشّاق اس سے برکات لینے کے لیے اس کو چُھوتے اور بوسے لیتے تھے، اسی سبب سے انگلیوں کے نشانات باقی نہ رہے۔ اب بھی یہ پتھر بَیْتُ اللہ شریف کی عمارت کے ساتھ شیشے کے ایک باکس (Box) میں بند ہے، اس کی زیارت بھی کی جاسکتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بَیْتُ اللہ شریف، مقامِ ابراہیم کی زیارت سمیت مکے مدینے کی بار بار باادب حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کعبہ شریف کے پیارے پیارے نظاروں کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حجرِ اَسود، باب و میزاب و مقام و مُلتَزَم
اور غلافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

مُسْتَجار و مُسْتَجاب و بیرِ زم زم اور مَطاف
اور حَطِیم پاک کے دونوں کناروں کو سلام
جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف
ان کو بھی اور سارے ہی سجدہ گُزاروں کو سلام
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موافقت میں نازل ہونے والی آیاتِ کریمہ سُن رہے تھے، آیئے! ایک اور آیتِ کریمہ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی رائے کے موافق نازل ہوئی اس کا شانِ نزول اور مزید تفصیل سنتے ہیں:

دوسری آیتِ مبارکہ پردے کے حکم سے متعلق

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: **اِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے پاس نیک اور بد ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّہاتُ المؤمنین (یعنی مومنوں کی ماؤں کو) کو حجاب (پردے) میں رہنے کا حکم دیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موافقت میں یہ آیتِ حجاب نازل ہوگئی:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

جَلَابِیۡبِہِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵۹﴾

(پ۲۲،الاحزاب:۵۹)

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ لاتدخلوا۔۔۔الخ، ۳/۳۰۴، حدیث:۴۷۹۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تفسیر صراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (اس آیت میں اللہ پاک نے) ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات، اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادیں کہ جب اِنہیں کسی حاجت کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال کر رکھیں۔(صراط الجنان، ۸/۹۴)

پردہ اور خواتین

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں سب مسلمان عورتوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ جب بھی باہر نکلیں تو حجاب (پردہ) کر کے اور اچھی طرح جسم ڈھانپ کے نکلیں۔ لیکن افسوس! آج غیروں سے ملنے والی بے شرمی اور بے حیائی سے بھرپور اندھی تہذیب معاشرے میں قائم شرم و حیا کی چادر کو تار تار کرتی نظر آرہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے دینِ اسلام کو یہ اعزاز (Honour) حاصل ہے کہ اس نے پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لئے ہمیں سنہری اُصول عطا کیے ہیں۔ وہ چیزیں جو معاشرے میں شرم و حیا کو عام کرنے میں رکاوٹ ہیں، ہمارے دین نے انہیں ختم کرنے کے لئے بھی انتہائی احسن اور پیاری تعلیمات عطا کی

ہیں۔ جنسی جذبات کو بھڑکانے والی تحریریں اور بے حیائی، پاکیزہ معاشرے کے لئے زہرِ قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں ، دینِ اسلام نے جہاں ان چیزوں کو ختم کرنے پر زور دیا ہے، وہیں ان اسباب کو ختم کرنے کی طرف بھی توجہ کی جن سے فحاشی، عُریانی اور بے حیائی پھیل سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے عورتوں کو یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کریں اور شرعی ضرورت و حاجت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں۔ پردہ کے اس حکم پر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے کیسا عمل کیا، آیئے! اس کی چند مثالیں سنتے ہیں۔

(1) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجۂ مطہرہ حضرت سودہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہَا نے ایک حج اور عمرہ کیا تھا اس کے علاوہ حج اور عمرہ نہیں کرتی تھیں اور اس کی وجہ یہ بتاتی تھیں: میں نے حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی کیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ اللہ پاک کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ پاک کی قسم! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ کا جنازہ ہی نکالا گیا۔ (درمنثور، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۵۹۹-۶۰۰)

(2) حضرت بی بی عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ہم ازواجِ مطہرات (حج کے سفر میں) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں، جب سوار ہمارے سامنے سے گزرنے لگتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر کو اپنے سر سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کرلیتی اور جب وہ آگے بڑھ جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتی تھیں۔ (ابو داؤد، کتاب المناسک، باب فی المحرمۃ تغطی وجھھا، ۲/۲۴۱، حدیث: ۱۸۳۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ازواجِ مطہرات کے پردے کا یہ حال تھا جبکہ ہماری خواتین کے پردے کی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، اللہ پاک ہماری عورتوں کو ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے اور اپنی بگڑی حالت سُدھارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ

الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سنّتوں پر عمل کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک بننے اور نیکوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے، آپ بھی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار "مدنی مذاکرہ"

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس مدنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے شرم وحیا جیسی نیک اور اچھی خصلت کو نکھارنے کا ذہن بنتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے سنتوں پر عمل کا ذہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

بعض اسلامی بھائی مدنی مذاکرے میں شرکت سے اس لیے سستی کرتے ہیں کہ رات بہت دیر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نیند پوری نہیں ہو پاتی۔ سوچنا چاہیے کہ دنیوی تقریبات ہوں اور رات گئے تک جاری رہیں، تب وہاں اس طرح کے وسوسے نہیں آتے۔ رات گئے تک شادیوں میں بھی تو شرکت کی جاتی ہے۔ رات گئے تک مختلف دعوتوں میں بھی تو شرکت کی جاتی ہے۔ رات گئے تک اپنے ذاتی کام بھی تو کئے جاتے

ہیں، رات گئے تک سوشل میڈیا (Social Media) کا بھی تو استعمال کیا جاتا ہے، رات گئے تک اور بھی تو مختلف کام کیے جاتے ہیں۔ جب ایسے کاموں کے لیے وقت نکال لیا جاتا ہے تو علمِ دین سیکھنے کے لیے بھی ضرور وقت نکالنا چاہیے، اگر علمِ دین سیکھنے کے لیے زیادہ وقت بھی دینا پڑے تو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ ہمارے بزرگوں کا کیا معمول تھا؟ آیئے سنتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نمازِ عشا کے بعد اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عُمَر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: مَا جَآءَ بِكَ؟ کیسے آنا ہوا؟ عَرْض کی: کچھ ضروری کام تھا۔ اِرْشَاد فرمایا: اس وَقْت؟ عَرْض کی: حُضُور! یہ کام شرعی مسائل سیکھنے سکھانے سے تَعَلُّق رکھتا ہے۔ اِرْشَاد فرمایا: ایسا ہے تو آجائیے! اس کے بعد دونوں حضرات رات گئے تک عِلْمی مذاکرے میں مَصْرُوف رہے، پھر جب (تقریباً سحری کے وَقْت) حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جانے کی اِجازَت طَلَب کی تو حضرت فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: بیٹھ جائیے! کہاں جا رہے ہیں؟ عَرْض کی: (نمازِ فَجْر کا وَقْت ہونے والا ہے، اس سے پہلے پہلے) میں چاہتا ہوں کہ کچھ نوافل ادا کر لوں۔ اِرْشَاد فرمایا: ہم نماز ہی میں ہیں (کہ گھڑی بھر دینی مسائل کی باتیں کرنا رات بھر کی عِبَادَت سے بہتر ہے)۔ چُنَانْچِہ وہ پھر بیٹھ گئے اور دونوں حضرات دوبارہ شَرْعِی مَسَائِل کے بارے میں باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ فَجْر کا وَقْت ہو گیا۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، کتاب العلم، باب السمر فی العلم، ۱/۱۹۲ مفہوما)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! صحابۂ کرام کا علمِ دین سیکھنے کا جذبہ مرحبا! ہمیں بھی اپنے اندر علمِ دین سیکھنے کی تڑپ پیدا کرنی چاہیے اور 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی مذاکرہ** علمِ دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا اس میں بھی پابندی کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کرنی

چاہیے۔

اس مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے 72صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ✤ مدنی مذاکرہ کی اہمیت ✤ اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ✤ مدنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے نکات ✤ مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نکات ✤ مدنی مذاکرے کے 26 نکات ✤ مدنی مذاکرے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نیت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

حیدر آباد (سندھ) کے علاقے پھُلیلی پار کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے زندگی کے قیمتی ایّام غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے ان کی مُلاقات ہوگئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحَبَّت کو جگادیا۔ چنانچہ انہوں نے روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادت حاصل کی۔

اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکَت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرَت اور نیکیوں سے مَحَبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنُے تھے کہ ان کے حُلیے، کردار اور اندازِ زِنْدَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَض مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بہت سی خوبیوں والے تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **خوفِ خدا** کے پیکر تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **حقیقی عبادت گزار** تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ساری زندگی **زُہد و تقویٰ** سے معمور تھی ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آنکھیں اکثر **خوفِ خدا** سے تر رہتی تھیں ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں کو بھی **تقویٰ و پرہیز گاری** کا درس دیا کرتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسے **متقی** (یعنی پرہیز گار) تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی **متقی** بن جاتا تھا، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں سے **خوفِ خدا** پر مبنی باتیں سنا کرتے تھے۔ ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا معمول تھا کہ بچوں سے اپنے لیے بخشش کی دعائیں کرواتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہمیشہ

اللہ پاک کی **خفیہ تدبیر** سے ڈرتے رہتے تھے،☆حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ **عاجزی وانکساری** کے پیکر تھے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دِین کی سربلندی کے لیے بے شمار خدمات انجام دی ہیں، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا دورِ خلافت اسلام کے **سنہری دور** میں شمار کیا جاتا ہے،☆حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا دَور **دِین داری** اور **عدل وانصاف** کا دور تھا،☆حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ **علم وحکمت** کے چراغ تھے،☆حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ **اسلام کا فخر** (Proud) تھے،☆ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک **ناقابلِ فراموش شخصیت** تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک **عہد ساز شخصیت** تھے۔اللہ پاک ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خصوصیات اور خدمات اتنی ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا، اس کے مُتعلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ عظیم کتاب **2 جِلدوں** میں شائع ہوچکی ہے، آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

فضائلِ عمر بزبانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عظمت وشان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں، جن کی فضیلت اور شان پر مُتعَدَّد فَرامینِ رسول مَوجُود ہیں۔اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بارگاہِ رسالت سے بے شمار ایسے فضائل عطا ہوئے جن میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔

آ یئے !ہم بھی ان فضائل میں سے کچھ سنتے ہیں:

☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو خود علم عطا فرمایا۔[1] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دورِ خلافت کی قوت کو بیان فرمایا۔[2] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ **شیطان آپ کو دیکھ کر اپنا راستہ ہی تبدیل کرلیتا ہے۔**[3] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ نبی نہ ہونے کے باوجود **انبیاء کی طرح کلام کرنے والے ہیں۔**[4] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے **قبولِ اسلام کی دعا فرمائی۔**[5] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے **قبولِ اسلام پر آسمان والوں نے بھی خوشیاں منائیں۔**[6] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: **اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔**[7] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: **میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہوگا وہ جہاں بھی ہوں۔**[8] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: فاروقِ

[1]…(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵،حدیث: ۳۶۸۱ملخصا)

[2]…(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵،حدیث: ۳۶۸۲ملخصا)

[3]…(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۶،حدیث: ۳۶۸۳)

[4]…(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۸،حدیث: ۳۶۸۹)

[5]…(ترمذی،کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۳،حدیث: ۳۷۰۳)

[6]…(ابن ماجه،کتاب السنة، فضل عمر، ۱/۷۶،حدیث: ۱۰۳)

[7]…(ترمذی،کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵،حدیث: ۳۷۰۶)

[8]…(مسند بزار، عطاء بن ابی رباح۔۔۔الخ، ۶/۹۸،حدیث: ۲۱۵۴)

اعظم کی محبت **ایمان کی ضمانت** ہے۔[1] ☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **حضرت عمر** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو **جنت کی خوشخبری** عطا فرمائی۔[2] ☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **حضرت عمر** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ **شیطان بھی ان سے خوف کھاتا ہے۔**[3] ☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ **جس سے عمر ناراض ہو جائے اُس سے اللہ پاک بھی ناراض ہو جاتا ہے۔**[4]

وہ عمر جس کے اَعدا پہ شَیدا سَقَر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص۳۱۲)

مختصر وضاحت: وہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ جن کے دُشمنوں پر وہ دوزخ عاشق ہے جو فوراً ان کو ہڑپ کر جائے گی، ایسے اللہ کے ولی پر ہماری طرف سے لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلنے نیکیوں سے رشتہ جوڑنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی

---

[1] ...(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین۔۔۔الخ، ۸/۷، حدیث: ۳۶۱۱۱)

[2] ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۵۲۹/۲، حدیث: ۳۶۹۳)

[3] ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ص۳۸۷، حدیث: ۳۷۱۱)

[4] ...(جمع الجوامع، ۸۳/۱، حدیث۴۳۴)

کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھوم مچا رہی ہے، وہیں 107 شُعبہ جات کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھی اِصلاح کی کوشش کر رہی ہے، اِنہی شُعْبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تراجم"** بھی ہے جو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مختلف زبانوں میں تَرجمہ (Translation) کرنے کی خِدمت سَرانجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی ان کتابوں سے فیض یاب ہو سکیں اور ان کا بھی یہ مدنی ذِہْن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اِنْتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہوچُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوردوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف (Gifts) میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور

جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنّتیں اورآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔(مُسند احمد ، ۶/ ۱۴۲،حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدَمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر،ص۲۸۸،حدیث :۴۶۸۶) (3)سنّت یہ ہے کہ آدَمی مہمان (Guest) کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔(ابن ماجه، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸) ☆مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات کا لحاظ رکھے۔ ☆صَدْرُ الشّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔(۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو،(یہ نہ ہو کہ کہنے لگے:اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔(۳)میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴)جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) ☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں

[1] ...مشکاۃ الصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷،حدیث:۱۷۵

ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلًا کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادت کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا **"فیضانِ محرم الحرام"** اسلامی سال کا آغاز محرّم الحرام کے بابرکت مہینے

سے ہوتا ہے، ربِّ کریم نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی اجرو ثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آئندہ ہفتے کے بیان میں ہم محرم الحرام کے فضائل، اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ مقدّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے، لہٰذا آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا :جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

4 ...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد